خشوع وخضوع اور حضورِ قلب کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت اور اس کا ثواب

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعَلَنَا مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: **(وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ)**[1]. **رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے مسلمان بھائیو!** بلاشبہ قرآن کریم، کتابِ ہدایت اور مکمل خیر وبرکت ہے اس کی تلاوت کرنے اور اس کے معانی میں غور وفکر کرنے سے دلوں کو شفاء اور رحمت حاصل ہوتی ہے، جب مومن بندوں کے سامنے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ذِکر کیا جاتا ہے اور کلام اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کی ایمانی کیفیت میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کے دلوں میں خوف وخشیت کی صفت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ رب ذو الجلال والاکرام کا فرمان ہے: **(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ)**[2]. مومن تو وہ لوگ ہیں کہ

(١) النور: ٥٢.
(٢) الأنفال: ٢.

جب اللہ کا ذِکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اٹھتے ہیں، یقیناً قرآن کی تلاوت سے مقرب بندوں کے قلوب خشوع وخضوع سے لبریز ہوجاتے ہیں کلامُ اللہ کی عظمت اور اللہ جَلّ جَلالُہ کے فرمان کے سامنے متقین کے سر جُھک جاتے ہیں اور خشیتِ الٰہی سے انکے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں خود قرآن کریم کا ارشاد ہے: (اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ)[1]. اللہ تعالی نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے ،ایک ایسی کتاب جو باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے اپنے رب سے ڈرنیوالوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر انکے بدن اور دل نرم ہوکر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں، پس وہ اپنے رب کے کلام سے حد درجہ متاثر ہوجاتے ہیں اور دورانِ تلاوت، اللہ کے تئیں ان کی خشیت ظاہر ہوجاتی ہے اور یہ کیفیت لوگوں کو بھی صاف محسوس ہوتی ہے نبی رحمةٌ لِّلعٰلَمِیْن ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ:الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ»[2]. لوگوں میں قرآن کی اچھی آواز سے تلاوت کرنے والا وہ شخص ہے کہ جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تمھیں یوں لگے کہ وہ اللہ سے ڈر رہاہے اور اس کا دل خوف

---

(١) الزمر: ٢٣.

(٢) ابن ماجه: ١٣٣٩.

وخشیت سے معمور ہے،ایک مومن کا دل اپنے رب کی خشیت سے کیونکر معمور نہیں ہوگا اور اللہ کا کلام سن کر اس کے اندر کیوں خشوع نہیں پیدا ہوگا؟ انسان تو انسان ہے پہاڑ بھی اپنی صلابت اور سختی کے باوجود قرآن کی عظمت وہیبت کی تاب نہیں لا سکتا خدائے عزّوجلّ کا فرمان عالیشان ہے:(لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ)[1]. اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتار دیتے تو (اے مخاطب) تو اسکو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا

خوف وخشیت کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والو! نبی کریم ﷺ کو قرآن سے عشق تھا تلاوتِ قرآن سے آپ کو ایمانی حلاوت حاصل ہوتی تھی آپ ﷺ کی تلاوت طمانینت اور خوف وخشیت سے لبریز ہوتی اسی طرح قرآن کی تلاوت سننے کے بعد بھی آپ ﷺ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوجاتی، قلب اطہر خشیت الٰہی سے معمور ہوجاتا اور کتابُ اللہ کی عظمت سے آنکھیں اشک بار ہوجاتیں ایک بار رحمتِ عالم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: «اقْرَأْ عَلَيَّ». مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے تعمیل ارشاد میں سورۃُ النساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ جب میں اس آیت کریمہ پر پہنچا :(فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ

---

(١) الحشر: ٢١.

وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا)[1]. پھر اس دن کیا حال ہو گا جب ہم ہر ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے، اس کے بعد جب میں نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے[2] اپنے رب کے کلام کے تئیں ایک مومن کی یہی کیفیت ہونی چاہیے قرآن کی عظمت سے اس کا دل خشوع و خضوع سے لبریز ہو جانا چاہیے اور امید و خوف کی کیفیت میں اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جانا چاہیے ایسے بندے کیلئے بہت بڑی بشارت ہے نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ» وَمِنْهُمْ: «وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ» سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی ایسے دن اپنا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اسکے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا، اور ان ساتوں میں ایسا آدمی بھی شامل ہے جو تنہائی میں اللہ کا ذِکر کرے تو اسکی آنکھیں چھلک پڑیں اور آنسو جاری ہو جائیں. یا اللہ! ہم کو قرآن کی تلاوت اور اسکے معانی میں غور و فکر کی توفیق دیدے اور اپنے احکام پر عمل آسان کر دے نیز ہمارے قلوب کو تقویٰ اور خشیت کے نور سے منور کر دے **

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٤١.

(٢) متفق عليه.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

برادرانِ اسلام ورفیقانِ گرامی قدر! باری تعالیٰ جلّ جلالہ نے اپنے مؤمن بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا)[1]. اور جب اُس کی آیتیں اُنہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو اور ترقی دیدیتی ہیں، پس مؤمن بندہ جب قرآن کریم کے معانی میں غور وفکر کرتا ہے تو اس کے دل میں خشوع وخضوع پیدا ہوجاتا ہے اس کے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ قیامت کے دن سے اور اپنے رب کے سامنے پیشی سے ڈر جاتا ہے پھر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اس کے اعمال وافعال نیک ہوجاتے ہیں اور اس کے اخلاق پاکیزہ ہوجاتے ہیں جسکی برکت سے وہ اپنے اہل وعیال اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ احسان وکرم کا معاملہ کرتا ہے لوگوں کے ساتھ معاملات کرنے میں اچھے اخلاق وکردار کا مظاہرہ کرتا ہے لہذا ہمیں بھی پورے اخلاص اور حضورِ قلب کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنی چاہیے اور اسلامی آداب اور قرآنی اخلاق سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا چاہیے

---

(١) الأنفال: ٢.

بلاشبہ یہ انسان کی سعادت کا ذریعہ ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا سبب ہے. آخر میں دعا ہیکہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن: قُرآن کریم کو ہمارے قلوب کی بہار، دلوں کا نور اور آنکھوں کا سرور بنادے، کرونا وغیرہ سے ہماری حفاظت فرمادے اور ہم سب کو امن وعافیت عطا کردے آمین *

هَذَا، وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ رَبِيعَ قُلُوبِنَا، وَشِفَاءَ صُدُورِنَا، وَسَائِقَنَا وَقَائِدَنَا إِلَيْكَ وَإِلَى جَنَّاتِكَ جَنَّاتِ النَّعِيمِ

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ خَلِيفَةَ بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.